Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۳۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۳ھ | ۲۹ ہجرت ۱۳۵۲ ہش | ۲۹ مئی ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۱۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ ہجرت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

احباب حضور کی صحت وسلامتی۔ درازی عمر اور دینی مہمات میں غیر معمولی کامیابی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۸ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

شدید درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عزیزہ حافظ رشید احمد ابن مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ اپنڈے سائٹس کے درد کی وجہ سے کئی دنوں سے بیمار ہے اور سول ہسپتال لائل پور میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے۔

احمدی ڈاکٹروں کیلئے ایک اہم ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"مغربی افریقہ میں جو کام ہو رہا ہے اس کے لئے آٹھ دس ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جن کے نام ہمیں دو تین مہینوں کے اندر اندر مل جانے چاہئیں اس واسطے پاکستانی احمدی ڈاکٹروں اور ان پاکستانی یا غیر پاکستانی احمدی ڈاکٹروں کو۔ جو انگلستان میں یا امریکہ میں یا دوسرے ملکوں میں ہیں ان کو میں اللہ کے نام پر آواز دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے پیش کریں"

سب احمدی ڈاکٹر اپنے کوائف (نام، عمر، تعلیم، تجربہ، موجودہ کام و ایڈریس) سے فوراً ہمیں مطلع فرمائیں نیز یہ کہ وہ امام ہمام کے ارشاد کی تعمیل میں افریقہ کے لئے کب اور کتنا وقت دے سکتے ہیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

امتحان ناصرات الاحمدیہ

سال رواں کا ناصرات الاحمدیہ کا پہلا امتحان انشاء اللہ ۳ر جون بروز اتوار منعقد ہوگا۔ ناصرات کی تمام عہدیداران پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں بڑے یقین اور دعویٰ سے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمالات نبوت ختم ہو گئے

جھوٹا اور مفتری ہے وہ شخص جو آپ کے چشمۂ نبوت کو چھوڑ کر کوئی سلسلہ قائم کرتا ہے

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اِس وقت خصوصیت کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے!

"ہر شخص کا فرض ہے کہ اس وقت خدا تعالیٰ سے کشود کار کے لئے دعا کرے اور دعاؤں میں لگا رہے۔ ہمارے سلسلہ کی بنیاد نصوصِ قرآنیہ اور حدیثیہ پر ہے۔ پھر اس سلسلہ کی تائید اور تصدیق کے لئے اللہ تعالیٰ نے آیات ارضیہ اور سماویہ کی ایک خاتم ہم کو دی ہے۔ یہ بخوبی یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اسے ایک مُہر دی جاتی ہے اور وہ مُہر محمدی مُہر ہے جس کو ناعاقبت اندیش مخالفوں نے نہیں سمجھا۔

میں بڑے یقین اور دعویٰ سے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ وہ شخص جھوٹا اور مفتری ہے جو آپ کے خلاف کسی سلسلہ کو قائم کرتا ہے۔ اور آپ کی نبوّت سے الگ ہو کر کوئی صداقت پیش کرتا اور چشمۂ نبوّت کو چھوڑتا ہے۔ میں کھول کر کہتا ہوں کہ وہ شخص لعنتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا آپ کے بعد کسی اور کو نبی یقین کرتا ہے اور آپ کی ختم نبوّت کو توڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا جس کے پاس وہی مُہر نبوت محمدی نہ ہو۔ ہمارے مخالف الرائے مسلمانوں نے یہی غلطی کھائی ہے کہ وہ ختم نبوت کی مُہر کو توڑ کر اسرائیلی نبی کو آسمان سے اُتارتے ہیں۔ اور میں یہ کہتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور آپ کی ابدی نبوّت کا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے کہ تیرہ سو سال کے بعد بھی آپ ہی کی تربیت اور تعلیم سے مسیح موعود آپ کی اُمت میں وہی مُہر نبوّت لے کر آیا ہے۔ اگر یہ عقیدہ کُفر ہے تو پھر میں اِس کُفر کو عزیز رکھتا ہوں ۔۔۔۔ یہ وہ بات ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اور آپ کی زندگی کا ثبوت ملتا ہے!!"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۲، ۱۴۳)

پبلشر:- مسعود احمد؛ پرنٹر:- سید عبدالحی؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۹ ماہ ہجرت ۱۳۵۲ ہش

سب معجزوں سے بڑا معجزہ

یوں تو اللہ تعالیٰ اپنے مبعوث کردہ ماموروں کے ذریعہ بڑے بڑے معجزے ظاہر کرتا ہے جو اُن کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے کا موجب بنتے ہیں لیکن انکا سب سے بڑا معجزہ ان کی وہ استقامت ہوتی ہے جس کا وہ انتہائی مشکلات و مصائب اور مخالفین حق کی ایذا رسانیوں کے وقت مظاہرہ کرتے ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"اس میں شک نہیں کہ ضرورتِ وقت کے لحاظ سے انبیاء علیہم السلام معجزہ دکھلاتے ہیں اور وہ نور اور ہدایت اپنے اندر رکھتے ہیں لیکن ان سب معجزات سے بڑھ کر ان کی استقامت ایک معجزہ ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۶۰، ۶۱)

مامورینِ الٰہی کی استقامت کا سب سے درخشاں پہلو یہ ہوتا ہے کہ زمانہ بھر کی مخالفتوں، دشمنیوں اور ایذاء رسانیوں کو وہ اس طرح برداشت کرتے ہیں کہ غم واندوہ اُن کے قریب بھی نہیں آنے پاتا۔ جوں جوں مشکلات و مصائب بڑھتے جاتے اور مہیب سے مہیب صورت اختیار کرتے جاتے ہیں اُن کے قلبی اطمینان اور روحانی لذت و سرور میں اُسی قدر اضافہ ہو رہا ہوتا ہے اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ وہ خدائی امان کے نیچے ہیں دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے وہ ان کو اور ان کے مشن کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ چنانچہ ان کی معجزانہ استقامت کے اس درخشاں پہلو کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یہ مصائب و شدائد اس پاک گروہ (مامورین الٰہی کے گروہ) کو رنجیدہ یا محزون نہیں کر سکتے، انکی خوشحالی اور سرور میں فرق نہیں آتا کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تولّی میں بھرے ہوتے ہیں۔ دیکھو اگر ایک شخص کا ایک حاکم سے تعلق ہو اور مثلاً اس حاکم نے اُسے اطمینان بھی دیا ہو کہ وہ اپنے مصائب کے وقت اُس سے استعانت کر سکتا ہے تو ایسا شخص کسی ایسی تکلیف کے وقت جس کی گرہ کشائی اُس حاکم کے ہاتھ میں ہے عام لوگوں کے مقابل کم درجہ رنجیدہ اور غمناک ہوتا ہے تو پھر وہ مومن جس کا اس قسم کا بلکہ اس سے بھی زیادہ مضبوط تعلق احکم الحاکمین سے ہو وہ کب مصائب و شدائد کے وقت گھبرائے گا؟ انبیاء علیہم السلام پر جو مصیبتیں آتی ہیں اگر اُن کا عشرِ عشیر بھی اُن کے غیر پر وارد ہو تو اس میں زندگی کی طاقت باقی نہ رہے۔ یہ لوگ جب دنیا میں بغرض اصلاح آتے ہیں تو اُن کی کُل دُنیا دشمن ہو جاتی ہے، لاکھوں آدمی ان کے خون کے پیاسے ہوتے ہیں، لیکن یہ خطرناک دشمن بھی ان کے اطمینان میں خلل انداز نہیں ہو سکتے۔ اگر ایک شخص کا ایک دشمن بھی ہو تو وہ کسی لمحہ بھی اس کے شر سے امن میں نہیں رہتا چہ جائیکہ ملک کا ملک ان کا دشمن ہو اور پھر یہ لوگ با امن زندگی بسر کریں، ان تمام تلخ کامیوں کو ٹھنڈے دل سے برداشت کر لیں۔ یہ برداشت ہی معجزہ و کرامت ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۶۰)

سب معجزوں سے بڑھ کر یہ معجزہ سب سے بڑھ کر نبیوں کے سردار خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظہور میں آیا اس لئے کہ سب سے بڑھ کر مشکلات و مصائب، مخالفتوں، دشمنیوں اور ایذا رسانیوں کا آپ ہی کو سامنا کرنا پڑا۔ چونکہ سب سے زیادہ مخالفت آپ ہی کی ہوئی تھی اور سب سے زیادہ مشکلات و مصائب آپ ہی کو پیش آتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار آپ کو استقامت کا مظاہرہ کرنے کی تلقین فرمائی جیسا کہ آپ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ (الشوریٰ آیت ۱۶)

یعنی تو اسی دین کی طرف لوگوں کو پکار اور تو اسی طرح دین پر استقلال سے قائم رہ جس طرح تجھے کہا گیا ہے اور ان لوگوں (یعنی کفار) کی خواہشوں کی پیروی نہ کر اور کہہ دے اللہ نے اپنی کتاب سے جو کچھ اتارا ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے کفارِ مکہ کے انتہائی مظالم اور ایذاء رسانیوں کے دوران جس استقامت کا مظاہرہ کیا تاریخ عالم اُس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب معجزوں سے بڑھ کر معجزہ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سب سے بڑے معجزے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی استقامت لاکھوں معجزوں سے بڑھ کر ایک معجزہ ہے۔ کُل قوم کا ایک طرف ہونا، سلطنت دُنیوی وجاہت حسینہ وجمیلہ بیویاں وغیرہ سب کچھ کے لالچ قوم کا اس شرط پر دینا کہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے رُک جاویں، لیکن ان سب کے مقابل جناب رسالتمآبؐ کا فرمانا کہ اگر میں اپنے نفس سے کرتا تو یہ سب باتیں قبول کرتا، مَیں تو حکمِ خدا کے ماتحت یہ سب کچھ کر رہا ہوں، اور پھر دوسری طرف سب تکالیف کی برداشت کرنا ـــ یہ ایک فوق العادت معجزہ ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۶۱)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آخری زمانہ میں اسلام کو ازسرِ نو زندہ اور غالب کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان مامور کی حیثیت سے مبعوث کئے گئے تھے اس لئے ضروری تھا کہ استقامت کا یہ فوق العادت اور سب معجزوں سے بڑا معجزہ بھی ایک دفعہ پھر ظہور میں آتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت کے بموجب آپ کی شدید مخالفت کی گئی۔ اور آپ نے مخالفت کے اس طوفان میں ببانگ دہل اعلان فرمایا:۔

"مَیں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر مَیں پیسا جاؤں اور کُچلا جاؤں اور ایک ذرّہ سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذاء اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتحیاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دُشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔

اے نادانو اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلّت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے کہ جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا؟ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ۔ اور خدا اپنے بندے کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ مَیں اس کے ساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اُس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اُس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اُس کا جلال چمکے اور اُس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اُس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلا ہوں۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من
آن منم کاندر میانِ خاک و خوں بینی سرے"

(انوار الاسلام صفحہ ۲۳)

یہ استقامت جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتی ہے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور آپ کے قائم کردہ سلسلہ کا ایک طرّۂ امتیاز ہے۔ دُنیا جس کا اوّل دن سے مشاہدہ کرتی چلی آرہی ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کی اہمیت اور برکت

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلادِ عربیہ

دسمبر ۱۹۰۵ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو متواتر اس مفہوم کے الہامات ہوئے جن سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب آپ کی وفات قریب ہے۔ چنانچہ حضور کو الہامات ہوئے

ا۔ قَرُبَ اَجَلُکَ الْمُقَدَّرُ وَلَا نُبْقِیْ لَکَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا

تیری مقررہ اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے لئے ایسی باتوں کا نام و نشان بھی نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا باعث ہو۔

ب۔ تَمُوْتُ وَاَنَا رَاضٍ مِنْکَ

تو اس حالت میں وفات پائے گا کہ میں تجھ سے راضی ہوں گا۔

ج۔ جَاءَ وَقْتُکَ وَنُبْقِیْ لَکَ الْاٰیَاتِ بَیِّنَاتٍ

تیرا وقت (وفات) آگیا اور ہم روشن نشانات تیری صداقت کے لئے باقی رکھیں گے۔

د۔ قَرُبَ مَا تُوْعَدُوْنَ

جو وعدہ کیا گیا وہ قریب آگیا ہے

یہ اور اس قسم کے دوسرے الہامات کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سمجھ لیا کہ اب میری وفات کا زمانہ قریب ہے چنانچہ آپ نے ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو ایک رسالہ "الوصیۃ" نامی تحریر فرمایا۔ اس رسالہ کی اہمیت لفظ الوصیۃ سے ہی عیاں ہے عربی زبان میں اس لفظ کے معانی ہیں تاکید۔ وجوب اور لزوم کے معنے پائے جاتے ہیں اس رسالہ کے تحریر کرنے کی وجہ حضرت اقدس خود یوں بیان فرماتے ہیں:۔

اما بعد چونکہ خدائے عزّوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اُس بارے میں اُس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں"

اس اہم بالشان رسالہ کے مطالعہ سے جہاں احمدیت کی عظمت معلوم ہوتی ہے وہاں اس میں جماعت کے ہر فرد کو تقویٰ۔ توحید۔ تعلق باللہ اور اخلاق فاضلہ کی تلقین کی گئی اور اشاعتِ اسلام کے لئے مالی قربانی کی طرف جماعت کی راہنمائی کی گئی ہے اور سب سے اہم امر اس رسالہ میں یہ ہے کہ اس میں نظامِ خلافت کی واضح الفاظ میں پیشگوئی کی گئی ہے جس کے ذریعہ سے افرادِ جماعت کو اشاعتِ اسلام میں حصہ لینے کے لئے ایک لڑی میں پرو دیا گیا ہے چنانچہ انتظامِ خلافت کی پیشگوئی کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجدیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ . . . . . .
میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھی ہو کر دعا میں لگی رہے تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں سمجھا وے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے"۔

(الوصیت)

الفاظ بالا میں کس قدر شوکت حقانیت اور اللہ تعالیٰ کی وحدت پر ایمان ہے حضور نے قدرت ثانیہ کو نظامِ خلافت سے تعبیر فرمایا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ہستی کو حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر بنے جبکہ آپ خلیفہ اوّل منتخب ہوئے اور اس وقت سب احباب نے آپ کی بیعت کرکے آپ کو واجب الاطاعت امام تسلیم کیا۔

آپ کی وفات کے بعد خلیفہ ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ منتخب ہوئے اور آپ کی وفات کے بعد خلیفہ ثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز منتخب ہوئے اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی نظامِ خلافت کے متعلق جس کو حضور نے قدرت ثانیہ کا نام دیا پوری ہو رہی ہے اور اس مبارک اور آسمانی نظام کے ذریعہ اسلام کو غلبہ۔ قوت اور شوکت حاصل ہو رہی ہے اور یہ نظام اسلام کے لئے نشأۃ ثانیہ ہے

(۲)

خلافت کی اہمیت۔ برکت۔ ضرورت اور افادیت اس امر سے ہی عیاں ہے کہ مسلمانوں کا فہمیدہ اور سنجیدہ طبقہ اس کی انتہائی شدت سے ضرورت محسوس کرتا ہے اور وقتاً فوقتاً اس کے لئے مساعی بھی منصۂ شہود پر آتی رہی ہیں۔ مولانا ابو الکلام آزاد خلافت کی اہمیت ضرورت اور برکات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"پھر جس طرح شخصی اور اعتقادی و عملی زندگی کے لئے مراکز قرار پائے ضرور تھا کہ جماعتی اور ملّی زندگی کے بقاء کے لئے بھی ایک مرکزی وجود قرار پاتا۔ لہذا وہ مرکز بھی قرار دیدیا گیا تمام امت کو اس مرکز کے گرد بطور دائرہ کے ٹھہرایا اس کی محبت، اس کی رفاقت اس کی اطاعت، اس کی حرکت پر حرکت۔ اس کے سکون پر سکون، اس کی طلب پر لبیک اس کی دعوت پر انفاق جان و مال ہر مسلمان کے لئے فرض کر دیا گیا ایسا فرض جس کے بغیر وہ جاہلیت کی ظلمت سے نکل کر اسلامی زندگی کی روشنی میں آ نہیں سکتا۔ اسلام کی اصطلاح میں اس قومی مرکز کا نام خلیفہ اور امام ہے"

(مسئلہ خلافت)

پھر مولانا ابو الکلام آزاد اولی الامر منکم کے ذکر میں تحریر کرتے ہیں:۔

"غرضیکہ اس آیت کریمہ میں قرآن نے اس قانون شریعت کا اعلان کیا ہے کہ خلیفہ و امام کی اطاعت مسلمانوں پر فرض ہے اور اس کا وجود نظامِ جماعت کا مرکزی اقتدار ہے"

(مسئلہ خلافت)

(۳)

جماعت احمدیہ کو یہ امتیازی شرف حاصل ہے کہ:۔

ا۔ خلافت جیسی عظیم نعمت اور برکت سے وہ متمتع ہے اور خلافت سے وابستگی عقیدت اور فدائیت سے ہمیں سکون عطا فرمایا گیا ہے۔ وحدت نظام۔ محبت اور اتفاق جیسی برکات سے ہمیں نوازا گیا ہے۔

۲۔ خلافت کی برکت سے جماعت کی تربیت اور تزکیہ نفوس بااحسن وجوہ ہو رہا ہے۔

۳۔ خلافت کی برکت اور روح سے اشاعت اسلام کے لئے منظم اور باقاعدہ کام ہو رہا ہے مبلغین اسلام کا ایک لشکر جرار موجود ہے جو دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ قرآن کریم کے تراجم اور معارف متعدد زبانوں میں شائع کئے گئے ہیں دنیا کے کونے کونے میں مساجد تعمیر ہو رہی ہیں اسلام پر مذاہب باطلہ کے اعتراضات کے جوابات کے لئے لٹریچر تیار کیا گیا ہے

(باقی صفحہ [illegible] پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۔ اشاعت اسلام کے لئے ہر احمدی محض خلافت کی برکت سے انفاق فی سبیل اللہ کو اپنا اہم فریضہ بشاشت قلب سے یقین کرتا ہے۔

۵۔ ہر جماعتی کام میں اتحاد اور یک جہتی پائی جاتی ہے حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے تمام افراد کو کھڑا کرکے یہ عہد لیا تھا۔

"ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔"

ہمیں خدا تعالیٰ کے حضور شکرگزار ہونا چاہیئے کہ اس نے ہمیں خلافت جیسی نعمت عظیمہ سے مالا مال کیا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اپنے گھر کی تعمیر کے وقت خدا کے گھر کی تعمیر کا بھی خیال رکھیں

سیدنا حضرت مصلح الموعودؓ کا ارشاد ہے کہ ہر خوشی کی تقریب پر مساجد فنڈ (ممالک بیرون) میں کچھ نہ کچھ چندہ ضرور ادا کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ایک دوست محترم اعجاز احمد شاہ صاحب ہاشمی اکاؤنٹنٹ نیشنل بنک آف پاکستان پرنسپل آفس الفلاح لاہور نے گلبرگ اسکیم ۳ میں اپنے گھر کی تعمیر شروع کرتے وقت خدا کے گھر کی تعمیر میں بھی حصہ لینے کے لئے مبلغ -/۱۰۰ روپے چندہ مساجد بیرون بھجوایا ہے۔ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا زیر تعمیر مکان ان کے لئے ہر رنگ میں باعث برکت و رحمت بنائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

ہفتہ وصولی!

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ یکم احسان تا ۷ احسان (یکم جون تا ۷ جون) ہفتہ وصولی منائیں۔ اس ہفتہ کے بعد اپنی رپورٹ اور جمع شدہ چندہ فوری طور پر مرکز کو ارسال کردیں۔ (مہتمم مال)

اعلان دارالقضاء

مکرم سید منعم الحسن صاحب نشتر کوارٹر ۶۶ تحریک جدید محلہ دارالصدر جنوبی نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی مکرم سید محمد محسن صاحب وفات پا چکے ہیں مرحوم کی ذاتی امانت کھاتہ ۱۹/۱۶ تحریک جدید میں مبلغ -/۳۰ روپے موجود ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کا اور کوئی جائز وارث نہیں ہے۔ استدعا ہے کہ مبلغ تیس ۳۰ روپے مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری فضل محمد صاحب ۱۶ مارچ ۱۹۷۳ء کو دس بجے رات اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث مولائے حقیقی سے جا ملیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ ملنسار حلیم طبع نیک دل اور نہایت سادہ خاتون تھیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(رشید احمد ناصر کارکن بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواست دعا: میری والدہ صاحبہ ایک ہفتہ سے بعارضہ پیچش بیمار ہیں ضعف دل بھی ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے نیز میرا بھتیجا فرخ حیات اور بھتیجا طارق منصور احمد بھی بیمار ہیں ان ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے
(بشریٰ مبارکہ بنت چوہدری منصور احمد صاحب ورک قیام پور ورکاں)

محترم سیّد داؤد احمد صاحب کی یاد میں

(سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم و مغفور کی تحریر کی پختگی عیاں تھی آپ کی انگریزی تحریر کی پختگی کا اندازہ خاکسار کو پہلی مرتبہ آپ کے اس مختصر مضمون سے ہوا جو حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوا۔

میرے بہنوئی صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مرحوم مبلغ امریکہ ان دنوں اس رسالہ کے ایڈیٹر تھے۔ اس میں شائع ہونے والے مضامین کی ادارت وہ جس طریق پر فرماتے تھے خاکسار کو اکثر اس کا مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملتا رہتا تھا جن مضامین کو وہ منتخب فرماکر دوبارہ ٹائپ کے لئے علیحدہ رکھتے تھے ان کو آپ کئی مرتبہ پڑھتے تھے۔ اور وہ تقریباً سارے ہی سرخ اصلاحی نشانات سے بھرے ہوئے نظر آتے تھے۔

مذکورہ بالا مضمون کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے میر صاحب کی انگریزی تحریر کی پختگی کی بہت تعریف کی اور فرمایا کہ انہوں نے اس مضمون کو کئی مرتبہ پڑھا لیکن کسی جگہ پر کوئی اصلاحی نشان نہ لگ سکا۔ اور فرمایا میر صاحب نے قابل ذکر امور کو نہایت مناسب اور برمحل الفاظ میں ایسے لکھ دیا ہے کہ گویا موتی پرو دیئے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اعلیٰ جرنلزم کے سند یافتہ ہیں۔ اور فرمایا کہ "جامع و مانع" اور "[illegible]" کے الفاظ ان کے اس مضمون پر پورے چسپاں ہوتے ہیں)۔

آپ کی اردو تحریر کا خاکسار کے دل پر نہایت گہرا اثر پہلی مرتبہ آپ کے اس خطاب سے ہوا جسے خاکسار کو ۱۹۶۲ء میں مسجد اقصیٰ قادیان دارالامان میں سننے کا موقع ملا۔

آپ کی وہ تحریر فی الحقیقت وجد کی کیفیت پیدا کرتی ہوئی دل میں اترتی چلی جاتی تھی قادیان میں دعائیں، بہشتی مقبرہ، دارالانوار و دیگر مقامات کی زیارت کے تاثرات مساجد میں بالخصوص تہجد کی نمازوں میں سرور اور وجدان کی کیفیت اور دارالامان کی انوار اور برکات سے بھرپور فضا میں درویش بھائیوں اور بزرگوں کی ملاقاتوں سے دلی تسکین کی عکاسی کرتی ہوئی آپ کی یہ تحریر گویا تخیل اور بصیرت کو ساتھ لئے روحانی سیر کراتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔

انہی دنوں خاکسار نے درخواست کی تھی کہ خاکسار کو وہ تحریر عنایت فرمائیں تا میں اسے نقل کرلوں اور انہوں نے اس کا وعدہ بھی کی لیکن افسوس کہ وہ تحریر مجھے نہ مل سکی۔

آپ کی وفات حسرت آیات کی خبر پاکر خاکسار کو وہ تحریر پھر اچانک یاد آگئی اور خواہش ہوئی کہ کاش وہ ابھی مجلد ہو اور افادۂ عام کے لئے کہیں شائع ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم و مغفور کو ترقی درجات کرے۔ آمین۔

(شیخ نصیر الدین احمد حال مبلغ زیمبیا افریقہ)

●

محترم سید میر داؤد احمد صاحب کی وفات کی خبر موصول ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم میں انتظامی امور کی سرانجام دہی کا ملکہ خداداد تھا۔ یہ ملکہ ان کو اپنے بزرگ والد استاذی المکرم حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف سے وراثت کے طور پر ملا تھا۔ مرحوم نے جس خوبی اور کامیابی سے جلسہ سالانہ کے انتظامات کو سالہا سال تک سنبھالا وہ نہ صرف ان کی اعلیٰ انتظامی خوبیوں کے حامل ہونے کا ثبوت ہے بلکہ ان کے اخلاص اور للہیت پر دال ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جماعت کی ہر ایک اہم اور وسیع پیمانہ کی دعوت پر ان کو مامور فرماتے اور مرحوم اخلاص کے ساتھ رات دن محنت شاقہ کرکے بڑی ہی عمدگی سے اپنے فرائض کی تکمیل فرماتے۔

جامعہ احمدیہ ایسے علمی ادارے کے پرنسپل کے فرائض بھی کافی سالوں سے آپ کے سپرد تھے یہ اہم کام بھی آپ نے بڑی کامیابی سے سرانجام دیا اور جامعہ کے معیار کو بلند کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔

علمی رنگ میں جو خدمت آپ نے کی وہ بھی ان کی یادگار رہے گی۔ "حضرت مرزا غلام احمد قادیانی" آپ نے تالیف فرمائی ہے یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تصنیفات میں سے اقتباسات لے کر تیار کی گئی ہے یہ گویا ایک انسائیکلوپیڈیا ہے جو بڑی محنت اور علمی قابلیت سے آپ نے تیار کیا ہے یہ ۱۳۱۲ صفحات کا مجموعہ آپ کی یاد کو ہمیشہ تازہ رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور ان کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ وارفع درجاتہ فی جنت النعیم۔ آمین اللھم آمین۔

(غلام احمد فرخ مبلغ جزائر فجی)

●

اے میرے پیارے عزیز بھائی دوست اور محسن آپ اس دار فانی سے اس قدر عجلت سے علیحدہ ہو کر اپنے خالق حقیقی کے دربار میں حاضر ہوئے جسے دیکھ کر ہر شخص کی زبان پر خود بخود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انا للہ وانا الیہ راجعون جاری ہوا۔
آپ کی اس مفارقت کے صدمہ سے صرف میں ہی نہیں بلکہ بہت سے غریب بچوں ناداروں اور بیواؤں کے دل فگار و چشم اشکبار نظر آتے ہیں۔ آپ کے احسانات کی یاد میں ان کے دل بریاں و چشم گریاں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت تضرع اور عاجزی سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہر ساعت رحمت کی بارش جاری رکھے مجھے یقین کامل ہے کہ جس وقت آپ کی روح بارگاہ عالی میں پہنچی ہو گی فرشتوں کی زبان پر ادخلی فی عبادی وادخلی جنتی جاری ہوا ہو گا۔ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ آپ نے اپنی منزل مقصود پر جانے کی جو عجلت کی ہے اس میں بھی وہی احسانات کی روح جلوہ فرما ہو کہ ہم عاجزوں کے لئے وہاں بھی خدائے رحمٰن و رحیم کی طرف سے کوئی بہتری کا سامان مہیا ہو۔ آپ کے مزار پر غمزدہ جا کر بیدرانہ چشم اشکبار سے موتی بکھیرتے ہیں۔

ہر چہ بر قرطاس خود کردم رقم
ایں چکیدہ خون دل از چشم نم

(حکیم سید عبدالہادی ربوہ)

دعائے مغفرت

میرا بچہ ناصر محمد عمر ۷ سال جو کہ نابینا تھا اور مرگی کا مریض تھی قضائے الٰہی سے مورخہ ۱۲ مئی ۷۳ء کو اتوار کے دن وفات پا گیا ہے
انا للہ وانا الیہ راجعون
مرحوم گھر میں سب کو بے حد پیارا تھا جس کی وجہ سے گھر میں سب کی طبیعت غم کی وجہ سے نڈھال ہے احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے اسے جوار رحمت بخشے اور ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھ کر صبر بخشے آمین۔
(ماسٹر عطا محمد احمدی از قصور ضلع لاہور)

(۲)

میری چچی جان صاحبہ جو مرحومہ نواب بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر میر محمد علی خان صاحب (ازرقی) جوہری خالہ بھی تھیں ۲۳ مئی کو میو ہسپتال میں بعمر قریباً ۹۰ سال وفات پا گئیں۔
انا للہ وانا الیہ راجعون
جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضور نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ کو حضرت مسیح موعودؑ سے عشق و محبت تھی بہت نیک دعاگو اور عبادت گزار تھیں چار بیٹیاں دو بیٹے اپنی نشانی چھوڑے ہیں جن میں سے ایک لڑکا جو ایس پی ہے اپنے سات بیٹوں کے ساتھ مشرقی پاکستان میں قید ہے
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔
رضیہ اقبال۔ رحمت بازار۔ ربوہ

دیہاتی مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیہاتی مجالس میں گندم کی فصل گھروں میں پہنچ چکی ہے۔ یکم جون تا ۷ جون ہفتہ وصولی منایا جا رہا ہے۔ قائدین سے درخواست ہے کہ اس ہفتہ کے دوران گندم کی فصل سے خدام سے سارے سال کا چندہ وصول کر لیں۔
(مہتمم مال)

ضروری اطلاع

خاکسار ایک مقالہ بعنوان "بہاولپور میں احمدیت" لکھ رہا ہے جس میں حضرت مولوی غلام احمد صاحب اخترؓ اور حکیم مولوی نظام الدین صاحبؓ کے حالات زندگی کا تذکرہ بھی ہو گا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر کسی صاحب کے پاس اس مقالہ سے متعلق کسی قسم کا مواد موجود ہو تو مدد فرما کر ممنون فرمائیں۔
(ملک عبدالحفیظ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۱۳۰۳

میں مسماۃ زہرہ بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن ربیوکے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ حق مہر مالیتی ۶۰۰/- روپے
۲۔ انگوٹھی وزنی ۶ ماشے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامتہ: زہرہ بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب ربیوکے ڈاکخانہ بدو کے چیمہ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: بشیر احمد واقف زندگی خاوند موصیہ ربیوکے ڈاکخانہ بدو کے چیمہ ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد: غلام رسول سیکرٹری مال ربیوکے ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۲۱۳۰۴

میں غلام فاطمہ زوجہ مراد علی صاحب قوم سندھو راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامتہ: غلام فاطمہ زوجہ مراد علی صاحب زرگر۔ محلہ بختے والہ گلی ماسٹر محمد اسمٰعیل گوجرانوالہ۔
گواہ شد: نواب دین احمدی کا ولد خداداد صاحب
گواہ شد: منظور احمد شاہ معرفت حاجی شریف احمد صاحب ۲۶ محلہ دار الصدر شمالی ربوہ

طبیہ کالج ربوہ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ ربوہ میں عرصہ چار سال سے طبیہ کالج جاری ہے جس میں طب قدیم کے ساتھ ساتھ طب جدید کی تعلیم کا انتظام ہے یہ کالج حکومت پاکستان سے منظور شدہ ہے۔
چار سال کے کورس کے بعد طلباء کو فاضل الطب والجراحت کی ڈگری ملتی ہے میٹرک پاس طلباء کو داخل کیا جاتا ہے جو والدین اپنے بچوں کو طب کی تعلیم دلوانا چاہتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ کالج ہذا سے رابطہ قائم کریں تا کہ ان کی رہنمائی کی جا سکے۔
(پرنسپل)

ایک واقف عارضی کے لئے درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر ملک عطاء اللہ صاحب جنڈا سکھر ضلع شیخوپورہ نے وقف عارضی کیا انہیں جس مقام پر بھجوایا گیا وہاں انہوں نے اچھا کام کیا۔ اب وہ اس مقام پر مستقل رہائش کرنے والے ہیں۔
احباب دعا فرمائیں کہ وہ جن نیک مقاصد کے ماتحت نقل مکانی کر رہے ہیں وہ انہیں حاصل ہوں۔ آمین۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

قائدین کرام ماہ شہادت کی رپورٹ جلد بھجوائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی نوجوان خدمت دین کیلئے زندگی وقف کریں

مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ "ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے"۔

مشاورت کے مندرجہ بالا فیصلہ کے مطابق امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے میٹرک پاس نوجوانوں کو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تحریک فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا شرط ہے لیکن ایف اے۔ بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کا داخلہ انشاء اللہ العزیز موسمی تعطیلات کے بعد ستمبر میں ہوگا۔

امید ہے کہ آپ اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے اس سے نظارت تعلیم کو بھی مطلع فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر تعلیم ۔ ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات اماءاللہ

تمام عہدیداران لجنات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہانہ رپورٹیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۲۰ تک بڑھا دی گئی ہے مثلاً ماہ اپریل کی رپورٹ کا زیادہ سے زیادہ مئی کی ۲۰ تاریخ تک دفتر میں انتظار کیا جائے گا۔ یہ توسیع بڑے شہروں میں کام کرنے کی مشکلات کے پیش نظر کی گئی ہے۔

تمام عہدیداران کوشش کریں کہ بروقت رپورٹ دفتر میں پہنچ جائے۔ جو رپورٹ اس تاریخ تک موصول ہوگی اس پر نمبر نہیں لگائے جائیں گے۔

ہر ماہ کام کرنے کے متعلق ہدایات پر مشتمل سرکلر تمام لجنات کو نومبر ۷۲ء میں بھجوا دیا گیا تھا۔ اس میں شہری لجنات اور بڑے قصبات کو کام کرنے کے لحاظ سے چھوٹے دیہات والی لجنات سے الگ کر دیا گیا ہے۔ چھوٹے دیہات کی لجنات اپنے معیار کے مطابق کام کر کے رپورٹ بھجوائیں بعض دیہاتی لجنات ابھی تک شہری لجنات کے معیار کے مطابق رپورٹ بھجواتی ہیں جو درست نہیں یہ سرکلر کسی کو نہ ملا ہو تو دفتر کو لکھ کر منگوالے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

مختلف ممالک کی احمدی جماعتوں کی طرف سے تعزیتی قراردادیں

محترم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی المناک رحلت پر اندرون ملک کے علاوہ بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں کی طرف سے بھی تعزیتی قراردادیں موصول ہو رہی ہیں اس وقت تک مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے تعزیتی قراردادیں موصول ہو چکی ہیں:۔

ڈیٹن (امریکہ) جزائر فجی۔ ہنسلو (انگلستان) ابوظہبی۔ سیرالیون ۔ مجلس خدام الاحمدیہ کوپن ہیگن (ڈنمارک) خدام الاحمدیہ نیروبی (کینیا)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ
وعدوں کی ادائیگیوں کا آخری سال

تمام مخلص احباب جماعت کی یاد دہانی کے لئے عرض ہے کہ آپ نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں جو وعدے کئے تھے ان کی ادائیگی تین سال میں کرنا تھی۔ یہ آخری سال ہے اس سال کے بھی پانچ ماہ گذر چکے ہیں۔ اس لئے بقایاجات جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

خدا تعالیٰ کے پیار کی ایک جھلک

احباب کو معلوم ہے کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ انصار کو اپنے بچوں یعنی خدام سے مالی میدان میں آگے نکلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی روز سے انصار اللہ کا قدم اس میدان میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ مارچ ۱۹۷۳ء کے جائزہ کے مطابق جہاں چندہ مجلس میں گزشتہ سال کے مقابلہ میں ۴۴/ ۲۵۱۹ روپے کا اضافہ ہوا۔ وہاں بحیثیت مجموعی اضافہ ۲۰/ ۳۵۱۱ ہوا ہے۔

یہ یقیناً خدا تعالیٰ کے پیار کی ایک جھلک ہے لہٰذا شکر گزاری کا تقاضا ہے کہ ہم ایک نئے عزم اور جذبہ کے ساتھ اس سلسلہ میں اپنی کوششوں کو تیز تر کر دیں تا اللہ تعالیٰ مطلوبہ ٹارگٹ کو توقع سے بھی پہلے پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

ڈاکٹر محمد محمود خان صاحب سنوری پریذیڈنٹ حلقہ اکال گڑھ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے لڑکے محمد اشرف خان صاحب بعمر ۲۳ سال مورخہ ۲۶ ۔ ۲۳/۴ کو وفات پا گئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کو ضعیف العمری میں یہ عظیم صدمہ پہنچا ہے مرحوم نے بیوہ اور ایک لڑکا بعمر گیارہ سال بچی بعمر ۱½ سال یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت کے لئے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال ۔ راولپنڈی)

مرکزی مقالہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے امسال مقالہ کا انعام -/۲۰۰ روپے رکھا ہے مقالہ "سیرت خیر الرسل از روئے قرآن مجید و حدیث" کے عنوان پر لکھا جائے گا۔ دس تا پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہوگا مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ جون ۱۹۷۳ء ہے۔ قائدین خدام سے مقالہ لکھوانے کا اہتمام فرمائیں۔

خدام کے اسماء کی فہرست مرکزی شعبہ تعلیم کو بھجوا دی جائے۔ مقالہ لکھنے سے متعلق تفصیلی ہدایات و رہنمائی براہ راست مرکزی شعبہ مہیا کرے گا۔

(مہتمم تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار ۱۹۶۶ء سے دونوں کانوں سے مکمل طور پر بہرہ ہو چکا ہے اونچی آواز بھی سنائی نہیں دیتی تاہم کانوں کے پردے صحیح سلامت ہیں میرے کانوں کی مرض کو ڈاکٹروں کے نزدیک لاعلاج ہے عمر اس وقت ۲۵ سال ہے۔ مالی مشکلات سے بھی دوچار ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے معجزانہ طور پر قوت سماعت عطا فرمائے۔ آمین۔ محمد اکرم شاہد چک ۲ ضلع گجرات براستہ ملکوال)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ اور اکلوتا بچہ بعمر ۱½ سال ہر دو شدید بیمار ہیں جس کی وجہ سے خاکسار کو سخت تشویش ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت ہر دو کی کامل اور عاجل شفا کے لئے دعا فرما کر ممنون فرما دیں (ملک بشیر احمد جہلمی ۔ ربوہ)

۳۔ خاکسار کے والد مولوی قمر الدین صاحب فاضل انسپکٹر اصلاح و ارشاد اپنے بچوں سے ملاقات اور تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے لندن گئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر رکھے اور بخیریت واپس لائے۔

(صلاح الدین ۔ انسپکٹر بیت المال حلقہ سیالکوٹ)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲)